والدین کے حقوق اولاد پر

اور اولاد سے متعلق والدین کی ذمّہ داریاں

عماد العلماء علامہ سید محمد رضی صاحب قبلہ مجتہد (پاکستان)

قرآن حکیم میں اللہ کا فرمان

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا۔ (احقاف:۱۵)

اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہے۔ اس کی ماں نے اسے بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف کے ساتھ پیدا کیا۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا۔ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔

(بنی اسرائیل:۲۴-۲۳)

اور تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو پھر اگر تمہارے سامنے وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان میں سے ایک یا دونوں تو ان کے مقابلہ میں اُف تک نہ کرنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات کرنا اور ان کے سامنے رحم دلی کے ساتھ انکسار سے جھکے رہنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپنے میں پرورش کیا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوا ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ (نساء:۳۶)

اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو بھی اس کا شریک نہ بناؤ اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے رہو۔

ایک اور جگہ قرآن میں خدا نے فرمایا:

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ۔

(بقرہ:۲۱۵)

(اے رسولؐ) تم لوگوں سے کہہ دو کہ جو کچھ تم نیک کاموں میں خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے کرو (اور ان لوگوں کے لئے جن کا آیت میں آگے ذکر کیا گیا ہے۔)

ارشاداتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ترجمہ) حضورؐ نے فرمایا: اللہ کا کسی کو شریک نہ بناؤ خواہ تمہیں آگ میں جلا دیا جائے اور اپنے والدین کی اطاعت و فرماں برداری کرتے رہو اور ہمیشہ ان کے حکم پر عمل کرو خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔

(اصول کافی، ج۲ ص۱۵۸)

کسی شخص کے بار بار اس سوال کے جواب میں کہ

میں کس کے ساتھ نیک سلوک کروں حضورؐ نے تین مرتبہ ارشاد کیا: اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر چوتھی مرتبہ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔

(بخاری، ج۲ص ۸۸۳ / اصول کافی، ج۲ص ۱۵۹ / ترمذی، ص ۲۸۲ وغیرہ)

حضورؐ انور کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے جہاد کا بڑا شوق ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم جہاد میں شریک ہوا کرو کیونکہ اگر تم شہید ہو گئے تو تمہیں دائمی زندگی ملے گی اور اللہ کی بارگاہ سے رزق ملتا رہے گا اور زندہ رہ گئے تو تمہارے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔ اس نے عرض کی میرے بوڑھے ماں باپ موجود ہیں اور وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اور مجھے اپنے سے الگ نہیں ہونے دیتے۔ حضورؐ نے فرمایا: اگر ایسا ہے تو پھر تم ان کے پاس ہی رہا کرو اور جہاد میں شریک نہ ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہارا اپنے ماں باپ کے پاس ان کی تسلی کے لئے فقط ایک رات دن موجود رہنا سال بھر برابر جہاد کرتے رہنے سے افضل ہے۔ (یہ بات اس وقت ہوگی جب کہ کسی پر جہاد کرنا از روئے شرع واجب معین نہ ہو جائے۔ رضی)　　(اصول کافی، ج۲ص ۱۶۰)

اسی قسم کے مضمون کی حدیث بخاری، ج۲ص ۲۸۳ وغیرہ میں بھی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: (جو بات حکم خدا کے خلاف نہ ہو) اس میں جو کچھ ماں باپ کی مرضی ہو اسی میں اللہ کی رضا ہے اور جس چیز میں ان کی رضا نہ ہو اس میں اللہ کی بھی رضا نہیں ہوتی۔

(حضورؐ کا یہ بھی ارشاد ہے): کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ''شرک'' ہے پھر اس کے بعد والدین کی نافرمانی۔

(ترمذی، ص ۲۸۳ / الخُلق الکامل، ج۳ص ۱۸۸، بحوالہ طبرانی وغیرہ)

حضورؐ نے فرمایا: جن گناہوں کی سزا اللہ دینا چاہے گا قیامت میں دے گا مگر والدین کی نافرمانی کی سزا وہ اولاد کو دنیا کی زندگی ہی میں دے دیتا ہے اور اسے قیامت پر اٹھا نہیں رکھتا۔

(الادب المفرد للبخاری، ص ۷ / الخُلق الکامل، ج۳ص ۱۹۰ بحوالہ طبرانی وغیرہ)

حضورؐ انور کا ارشاد ہے: اگر اولاد کے کسی عمل بد سے ماں باپ کو تکلیف پہنچے اور وہ رونے لگیں تو اس رونے سے اولاد خود بخود عاق ہو جاتی ہے۔ (الادب المفرد للبخاری، ص ۸)

حضورؐ کا فرمان ہے:

مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ اس کی قبولیت میں کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔ اسی طرح اولاد اپنے باپ کی بددعا سے ڈرے کیونکہ اس کی کاٹ تلوار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

(اصول کافی، ج۲ص ۵۰۹)

حضورؐ کا ارشاد ہے:

تین دعائیں بلاشبہ قبول ہوتی ہیں: مظلوم اور مسافر کی دعا اور ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔

(الادب المفرد للبخاری، ص ۸ / ترمذی، ص ۲۸۳)

رسول کریمؐ کا ارشاد ہے:

وہ آدمی بڑا بدقسمت ہے جو اپنے والدین کا بڑھاپا پائے اور پھر ان کی اطاعت کر کے اور انھیں خوش کر کے ان

کی دعاؤں سے اپنے کو جنت کا مستحق نہ بنالے۔
(تفسیر ابن کثیر، تفسیر مجمع البیان، تفسیر صافی، وغیرہ سورۂ بنی اسرائیل، ۲۴-۲۳/ صحیح مسلم، ج ۲ ص ۳۱۴)

حضورؐ نے فرمایا: ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔
(مشکوٰۃ، مسند احمد، نسائی، بیہقی وغیرہ بحث برّ وصلہ)

(امام جعفر صادق) ماں باپ کی طرف غصہ میں اولاد کا تیز نگاہوں سے دیکھنا اس کو خود بخود عاق بنا دیتا ہے اور پھر اس کی نماز اور کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ (جب تک وہ توبہ نہ کرے اور والدین اس کی اس نگاہ کو بخش نہ دیں)

(نیز آپ نے فرمایا:) جو شخص اپنے ماں باپ کی اطاعت کرتا ہے، اللہ موت کے وقت کی سختیاں اس پر آسان کر دیتا ہے۔ (سفینۃ البحار، ج ۲ ص ۶۸۷)

والدین پر اولاد کے حقوق اور ذمہ داریاں قرآن اور حدیث کی روشنی میں

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (التحریم: ۶)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

(مطلب یہ ہوا کہ اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کو جن میں لازمی طور پر اولاد بھی داخل ہے برائیوں سے بچانا ہر شخص کی ذمہ داری ہے اور قیامت میں اس کے لئے اس سے باز پرس کی جائے گی)

حضورؐ نے فرمایا: جس گھر میں بچے نہ ہوں برکت نہیں ہوتی، اولاد جنت کے پھول ہیں۔ اپنی اولاد کی قدر کرو اور اسے اچھے ادب سکھاؤ کیونکہ وہ تمہارے لئے اللہ کی بارگاہ کا تحفہ ہے۔ اپنی اولاد سے محبت کے اظہار میں مساوات اور انصاف کرنے کو اللہ پسند فرماتا ہے۔
(الخلق الکامل، ج ۳ ص ۱۸۵ بحوالۂ ترمذی و بخاری)

حضورؐ انور کا ارشاد ہے: جو اپنی اولاد کو خوش کرے اللہ اسے قیامت کے دن خوش کرے گا۔ بچوں کے ساتھ رحم اور محبت کا برتاؤ کیا کرو اور جب ان سے کوئی وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ والد پر ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دے اس کے کردار کی اصلاح کرے۔ اس پر ظلم نہ کرے اور اس کے حقوق کو ادا کرے۔ اولاد انسان کے لئے آزمائش کا ذریعہ ہے بیٹیاں بھی پھول ہیں اور اللہ کا عطیہ ہیں۔
(اصول کافی، ج ۶ ص ۶/ ۴۸/ ۴۹/ ۵۰)

حضورؐ نے ارشاد کیا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

(ترمذی ص ۲۶۱/ مسلم، ج ۲ ص ۱۲۳/ بخاری، ج ۲ باب النکاح ص ۷۸۳ وغیرہ)

مسلمانو! تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور وہ اللہ کے سامنے اپنی رعایا کے اعمال کا جواب دہ ہے۔ یعنی اس سے ان کے اعمال کی پوچھ گچھ ہوگی۔ (خواہ وہ شخص کسی ملک کا حاکم ہو یا کسی گھر، خاندان، درسگاہ، قوم اور کسی آفس کا سربراہ ہو اور چاہے وہ عورت ہو یا مرد ہو، اپنے ماتحت لوگوں کے اعمال کی جواب دہی کا اللہ کی بارگاہ میں ذمہ دار ہے)

❀❀❀